علمی مضامین سلسلہ نمبر۴۹

''اَلحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

عام اِنتخابات سے متعلق سوالات وجوابات

مکتوبِ گرامی بنام حضرت اَقدسؒ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی.................. السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ و برکاتہٗ

نوتشکیل شدہ اِسلامی نظریاتی کونسل نے صدرِ مملکت کے اِستصواب (ریفرنس) پر مؤرخہ ۲۳؍ جون ۱۹۸۱ء کو ''اِسلامی نظامِ مملکت متعلق بہ عام اِنتخابات'' پر غور کیا اَور اِس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً کونسل کے جو اِجلاس منعقد ہوئے اُن میں اِس موضوع پر تفصیلی اِظہارِ خیال کے بعد بعض......... نکات بطور رہنما اُصول طے کیے جو حسبِ ذیل ہیں :

(۱) اِسلام کی رُو سے اُمورِ مملکت میں مشاورت ضروری ہے جو اُمورِ مملکت میں عوام کی قبولیت کے مترادف ہے۔

(۲) اِسلام میں مشاورت کے تین پہلو ہیں :

(الف) اُمورِ مملکت میں مشاورت۔

(ب) سربراہِ مملکت کے اِنتخاب میں مشاورت۔

(ج) مجلسِ شوریٰ کے اِنتخاب میں مشاورت۔

(۳) صدارتی طرزِ حکومت اِسلام کے زیادہ قریب ہے۔

(۴) الیکشن اِسلام کے نقطۂ نظر سے ناجائز نہیں۔

بعد اَزاں حسبِ ذیل سوالات مرتب کیے گئے۔

(۱) اِس وقت بالغ رائے دہی کی جو صورت دُنیا میں رائج ہے اِسلامی نقطۂ نظر سے قابلِ قبول ہے یا نہیں؟

(۲) کیا غیر مسلموں پر بھی اِس کا اِطلاق ہوگا؟

(۳) کیا عورتوں پر بھی اِطلاق ہوگا؟

(۴) اَز رُوئے اِسلام عام حق رائے دہی پر کوئی پابندی عائد کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۵) اگر پابندی عائد کی جاسکتی ہے تو وہ کیا پابندیاں ہوں گی؟

(۶) منتخب کیے جانے والے اَفراد اَربابِ حل وعقد کے اَوصاف اَور شرائطِ اہلیت کیا ہوں گے؟

(۷) رئیسِ مملکت کا طریقہ اِنتخاب کیا ہوگا؟

مندرجہ بالا سوالات پر غور کرنے کے بعد موضوع سے متعلق عام بحث کے دوران حسبِ ذیل ۲۱ رنکات مرتب کیے گئے :

(۱) اِسلامی ریاست کی غرض وغایت اَور اُس کے مقاصد

(۲) بالغ رائے دَہی

(۳) ووٹرز (رائے دہندگان) کی عمر

(۴) عورتوں کا حقِ رائے دہی

(۵) غیر مسلموں کا حقِ رائے دہی

(۶) مجلسِ شوریٰ کی حیثیت

(۷) شرائط اہلیت مجلسِ شوریٰ

(۸) پارٹی سسٹم اَور اِنتخابات

(۹) یک ایوانی مقنّنہ یا دو اِیوانی مقنّنہ

(۱۰) شرائط اِہلیتِ صدر

(۱۱) صدر کا اِنتخاب براہِ راست یا بالواسطہ

(۱۲) شرائطِ نمائندگان

(۱۳) شرائطِ رائے دہندگان

(۱۴) نمائندگان کی عمر

(۱۵) جُداگانہ اِنتخابات

(۱۶) اِنتخابی نالج (علاقہ واری، پیشہ ورانہ حلقہ رائے دہی)

(۱۷) کیا صدر شوری کے فیصلوں کا پابند ہوگا ؟

(۱۸) کیا صدر کی نامزدگی برائے اِنتخاب کے لیے کوئی اِدارہ مختص کیا جائے ؟

(۱۹) صدر کا اِنتخاب ایک مخصوص مدت کے لیے ہوگا یا تاحیات ؟

(۲۰) نامزدگی صدر کے بعد اِنتخابات کا اِختیار اِیوان ہائے مرکزی وصوبائی کو ہوگا یا براہِ راست عوام کو ہوگا ؟

(۲۱) اُمیدوار کا خود کو اپنے آپ کو پیش کر کے اَپنے لیے کنویسنگ کرنا۔

کونسل اپنی حد تک اِن نکات پر غور وخوض کر چکی تھی جن کو رپورٹ کی شکل میں مرتب کر کے دسمبر ۱۹۸۱ء میں پیش کرنا طے کیا گیا تھا کہ مؤرخہ ۱۲/ نومبر ۱۹۸۱ء کو صدر صاحب نے کونسل کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے کونسل کو ہدایت کی کہ وہ اِس مسئلہ میں اپنی سفارشات کو آخری شکل دینے سے پہلے ماہرینِ آئین دانشور اَور علماء حضرات سے بھی مشورہ کرے۔

چنانچہ آپ سے دَرخواست ہے کہ آپ اپنے قیمتی وقت کا کچھ حصہ اِس موضوع پر اِظہارِ خیال کے لیے نکال کر اپنے عالمانہ اَور دَانشورانہ رائے سے کونسل کو آگاہ فرمائیں۔

مناسب ہوگا اگر آنجناب کی رائے نکتہ وار ہوتا کہ نکتہ وار مجموعی رائے مرتب کرنے میں کونسل کو آسانی ہو۔

مندرجہ بالا اُمور پر ہمیں اپنے ذاتی رُجحانات و میلانات کی پاسداری یا کسی فرد یا جماعت کے نقطہ نظر کی حمایت یا ترجمانی نہیں کرنی ہے بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں ایسی تعبیر و تشریح کرنی ہے جو اِسلام کی رُوح کے مطابق اَور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اَور قابلِ عمل ہو۔

چونکہ کونسل اپنی تمام تر کارروائی اُردو میں کرتی ہے اَور ہمارے اَراکین کی اَکثریت اَنگریزی سے ناواقف ہے اِس لیے آپ سے یہ درخواست کرنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ اِظہار خیال کے لیے اُردو زبان کو اِختیار فرمائیں۔ اَلبتہ اگر کتابوں سے کچھ حوالے یا اِقتباسات اُردو کے علاوہ کسی زبان میں ہوں تو اُن کو بعینہٖ درج کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

آپ سے یہ مشورہ کونسل کے قواعد کار کے تحت بحیثیت ایک ماہر کے لیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ اِس کو بصیغۂ رَاز رکھیں گے۔

والسلام مع الاکرام

آپ کا مخلص

ایم۔شرف الدین

سیکرٹری کونسل آف اِسلامک آئیڈیالوجی

گورنمنٹ آف پاکستان

۷؍صفر ۱۴۰۲ھ/ ۵؍دسمبر ۱۹۸۱ء

حضرت اَقدسؒ کی طرف سے جوابی مکتوب

جوابات نمبروار تحریر ہیں :

(۱) اِسلامی ریاست کی غرض و غایت اَور اُس کے مقاصد یہ ہوتے ہیں کہ :

علومِ دینیہ کا اِحیاء کر کے دین کو مضبوط و قائم کیا جائے دیگر اَرکانِ اِسلام کا قیام عمل میں لایا جائے جہاد اَور لوازمِ جہاد بروئے کار لائے جائیں اِسلامی نظامِ قضاء نافذ کیا جائے تاکہ حدود جاری ہوں حقوق غصب نہ کیا جاسکیں اَور ظلم و تعدی کا خاتمہ ہو۔

اَمر بالمعروف اَور نہی عن المنکر کا سلسلہ جاری ہو اَور اِن سب اُمور میں حاکمِ اَعلیٰ کی نیت یہ ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اَپنے بعد آنے والے حکمرانوں کو اِن اُمور کے نفاذ کے لیے اپنا نائب مقرر کیا ہے اَور وہ (حاکمِ اَعلیٰ) آپ کی نیابت کا فریضہ اَدا کر رہا ہے۔

(۲) بالغ رائے دَہی اَور ووٹ کے ذریعہ اِنتخاب کو دَورِ حاضر کے علماء نے جائز قرار دیا ہے۔

(۳) پندرہ سال

(۴) عورتوں کو رائے دینے کا حق دیا جاسکتا ہے۔

(۵) غیر مسلموں کو اِسلامی مملکت کی تشکیل میں حقِ رائے دہی نہیں ہوتا۔

(٦) مجلسِ شوری رئیسِ مملکت کو اِنتظامی اَور سیاسی اُمور میں مشورہ دے گی لیکن یہ مقنّنہ نہ ہوگی اُسے جب بھی کسی نئے قانون کی ضرورت ہوگی تو یہ علماء سے اُسکے جواز کا فتوی لیکر پاس کر سکے گی۔

(۷) علم، فراست اَور تقوی۔

(۸) اگر سوال کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں پارٹیوں کا قیام درست ہے یا نہیں ؟ اَور پارٹیوں کا اِنتخابات میں حصہ لینا درست ہے یا نہیں ؟ تو جواب یہ ہے کہ پارٹی سسٹم اِسلام میں ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ کے پارٹی کا دَستور و منشور غیر اِسلامی نہ ہو اَور ایسی کسی پارٹی کو اِنتخابات میں حصہ لینے سے نہیں رَوکا جائے گا۔

(۹) اِسلامی قانون (جو ہمارے ملک میں حنفی قانون ہوگا) کے نفاذ کے بعد کسی بھی کل وقتی مقننہ کی ضرورت نہیں رہتی اَور مجلسِ شوریٰ ایک ایوانی ہوتی ہے۔

(۱۰) عہدۂ صدارت کے لیے ایسا شخص اہل ہوگا جس میں یہ اَوصاف ہوں :

''مسلمان ہو، عاقل و بالغ ہو، مرد ہو، بیدار مغز، صاحب بصیرت و ذی رائے ہو، علمِ دین سے پوری طرح واقف ہو، شجاع ہو، تن آسان نہ ہو، گونگا بہرہ اَور نابینا نہ ہو، کبیرہ گناہ نہ کرتا ہو اَور صغیرہ گناہوں کا عادی نہ ہو۔''

(۱۱) صدر کا اِنتخاب براہِ راست ہوگا کیونکہ اَب وسائل موجود ہیں۔

(۱۲) اِس کا جواب نمبر ے میں دیا جا چکا ہے۔

(۱۳) عاقل و بالغ مسلمان ہو۔

(۱۴) بلوغ کے علاوہ اَور کوئی قید نہیں، بالغ ہو مسلمان ہو۔

(۱۵) جداگانہ اِنتخاب سے اگر یہ مراد ہے کہ غیر مسلم جدا حیثیت میں اِنتخابات میں حصہ لیں اَور پھر حکومت میں دَخیل ہوں تو شرعًا اِس کی اِجازت نہیں۔

(۱۶) دورِ حاضر کے علماء نے مروج طریق اِنتخاب کی اِجازت دی ہے اِس لیے اِنتخابی حلقوں کی تعیین بھی درست ہے۔

(۱۷) صدر کو متصفہ بالا شوریٰ کے فیصلوں کا پابند رہنا چاہیے۔ یہی اُسوۂ حسنہ ہے۔

(۱۸) الیکشن کمیشن مقرر کیا جا سکتا ہے۔

(۱۹) صدر دستور میں ممبران کی رائے سے اپنے لیے جتنا عرصہ طے کرے گا اُتنے عرصہ رہ سکے گا۔ مَقَاطِعُ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ. (بشرطیکہ مذکورہ نمبرا اُمور پر عمل پیرا رہے)۔

(۲۰) دَورِ حاضر میں علماء نے مروج طریقہ اِنتخاب کی اِجازت دی ہے اِس لیے صوبائی اَور مرکزی ایوانوں کے اِنتخابات بھی مروج طریقہ پر ہونے چاہئیں۔

(۲۱) اُمیدوار کو خود اَپنے لیے کنویسنگ کی اِجازت نہیں۔ ✿ ✿ ✿